© rasailojaraid.com

تحقیق میں نئی نسل میں آپ ممتاز ہیں۔ لکھتے رہیے۔

امید ہے آپ کا مزاج بخیر ہوگا۔

مخلص گیان چند

(۱۷)

9/25 اندرا نگر، لکھنو۔ 226016

۲۹ر اگست ۱۹۹۷ء

محبی تسلیم آپ کا ۲۲ر اگست کا کارڈ کل ملا۔ ''نوادرات تحقیق'' کچھ دن قبل ملی تھی جس کی رسید میں نے بھیج دی۔ کثرت کار کی وجہ سے اس بیش بہا کتاب کا جلد مطالعہ نہیں کر پاؤں گا۔ اس لیے اس تصنیف پر مضمون لکھنے سے معذرت چاہتا ہوں۔ یوں بھی آپ کی کسی تحریر کے لیے تعارف کی ضرورت نہیں۔

امید ہے آپ بخیر ہوں گے۔

مخلص گیان چند

۹۔ مختار الدین احمد آرزو (پروفیسر)

ڈاکٹر مختار الدین احمد بین الاقوامی شہرت یافتہ عربی اور اردو کے صف اول کے محقق ونقاد، معروف دانش ور اور بلند پایہ مصنف تھے۔ آرزو ۱۴ر نومبر ۱۹۲۴ء کو پٹنہ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے کم وبیش پانچ دہوں تک عربی زبان وادب اور اردو کے مصنف اور محقق ونقاد کی حیثیت سے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ عربی زبان وادب تو مختار صاحب کا اختصاصی موضوع تھا جس میں موصوف نے متعدد گراں قدر کتابیں تصنیف کیں۔ اس کے پہلو بہ پہلو جہاں تک مختار احمد صاحب کی اردو خدمات کا تعلق ہے 'کربل کتھا'، (بہ اشتراک مالک رام) 'احوال غالب'، 'تذکرۂ آرزو'، 'تذکرۂ حیدری' اور نظیر صدیقی کے خطوط جیسی کتابیں ان سے یادگار ہیں۔

۱۹۹۹ء میں بہار کے گورنر اخلاق الرحمٰن قدوائی نے جو وہاں کی جامعات کے چانسلر بھی تھے، ڈاکٹر مختار صاحب کو تین سال کے لیے، مولانا مظہر الحق عربی وفارسی یونی ورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا تھا۔ پروفیسر آرزو نے ۳۰ر جون ۲۰۱۰ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کی وفات پر خاکسار نے درج ذیل تاریخی قطعات لکھے تھے جو حیدرآباد کے روزنامہ ''اعتماد'' کے ادبی اڈیشن (مورخہ ۲۰۱۰ء) میں شائع ہوئے۔

(۱)

مختار دیں رخصت ہوئے
اُن کا کہا اب خاک سُن
تاریخ اثر ہاتف کہے
''مختار عنداللہ'' سن

(۲)

آرزو بھی اٹھے اب اثر
دوسرا ایسا عالم کہاں
سالِ رحلت بہ شکلِ دعا
''زیبِ مختارِ دیں با جناں''

راقم الحروف کے ہاں مختار الدین احمد صاحب کے پانچ خطوط محفوظ ہیں۔ خاکسار کے نام پہلا خط موصوف نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۴ر مارچ ۱۹۸۹ء میری کتاب ''دکنی کی تین مثنویاں'' کی رسید کے طور پر لکھتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تھا۔ اور آخری خط مورخہ ۵ر فروری ۱۹۹۶ء میں انھوں نے میری کتاب ''تحقیقی نقوش'' کے نہ ملنے کا تذکرہ کیا تھا۔ بعد ازاں اپنی وفات سے سات سال قبل انھوں نے اپنی کتاب ''نظیر صدیقی کے خطوط'' ارسال کرتے ہوئے لکھا تھا۔ ''مشفق مکرم محمد علی اثر صاحب کے مطالعے کے لیے۔'' مختار الدین احمد

راقم کو پروفیسر مختار الدین احمد صاحب کو دیکھنے اور ان سے گفتگو کرنے کی سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ پروفیسر آرزو نے خاکسار کے نام ایک خط (نمبر۲) میں مکاتیب کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔

(۱)

Nazima Manzil　　　　　　　　　　　　۸۹/۳/۲۴

4/286 Amir Nishan Road,

Dodhpur, Aligarh-202001

مکرمی ڈاکٹر محمد علی صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ کی کتاب ''دکنی کی تین مثنویاں'' ملی، یاد فرمائی اور کرم فرمائی کے لیے ممنون ہوں۔ ان شعرا سے دور کی یاد اللہ تھی اب ان کی مثنویاں اور آپ کے قلم بند کیے ہوئے ان کے حالات پڑھ کر ان سے کچھ قربت محسوس ہوئی۔

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان قدیم منظومات کو بوجہ احسن پیش کیا۔

علالت کا حال سن کر افسوس ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے کہ آپ بہت عرصے تک علم و ادب کی خدمت کر سکیں۔

قاضی عبدالودود صاحب بیرسٹر پٹنہ اور رشید احمد صدیقی صاحب کے خطوط اگر آپ کے دوستوں بزرگوں کے پاس ہوں تو اصل یا عکس بھیج کر ممنون فرمائیں۔ نصیر الدین ہاشمی صاحب کے اعزاء سے ضرور دریافت کیجیے۔ مرحوم کی ان لوگوں سے خط کتابت تھی۔ وقار خلیل صاحب کو ادبیات اردو کے پتے پر اس سلسلے میں لکھا تھا جواب نہ آیا، کیا اب ان کا تعلق اس ادارے سے نہیں ہے؟ لیکن یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے تو آپ جلد تندرست ہو جائیں۔

اس کتاب کی وساطت سے آپ کے بزرگوں کی اور آپ کی تصویر بھی دیکھ لی۔ آپ کی تصویر بہت پرانی تو نہیں ہے؟

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ یہ خط جواب طلب نہیں ہے۔ صرف آپ کی کتاب کی رسید ہے۔ والسلام

مختار الدین احمد

(۲)

Nazima Manzil　　　　　　　　　　　　۹۱/۷/۱۲

4/286 Amir Nishan Road,

Dodhpur, Aligarh-202001

مکرمی ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب۔ السلام علیکم۔

میں جولائی کے اوائل میں ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے عمان ر اردن چلا گیا تھا۔ واپسی پر ڈاکٹر سید معین الدین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عقیل صاحب ۱؎ کا خط ڈاک میں رکھا ہوا (ملا)۔ اس لفافہ میں آپ کے نام کا خط بھی ہے جو بھیج رہا ہوں۔

بہت دنوں سے آپ کی خیر و عافیت معلوم ہو نہ سکی تھی اس لیے یہ موقع غنیمت جان کر خیریت جوئی کا یہ خط لکھ رہا ہوں۔ دو سطروں میں اپنی خیر و عافیت لکھ بھیجیں۔ اس طرح عقیل صاحب کے خط پہنچنے کی رسید بھی مل جائے گی، اس لیے کہ ڈاک کی حالت بہت سقیم ہے اور کوئی حکومت بھی آجائے اس محکمے کی حالت زار و ہی رہتی ہے جو پہلے تھی، بلکہ حالت بدتر ہو جاتی ہے۔

ایک بار شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کو میں نے دہلی ایک خط بھیجا، ان کے آفیشیل پتے پر، لفافہ دہلی سے واپس آگیا کہ مکتوب الیہ کا پتا نہ چل سکا۔ میں نے فاروقی صاحب کو یہ لطیفہ لکھ بھیجا، محظوظ ہوئے ہوں گے۔

ذاکر صاحب ۲؎ نے خود مجھ سے کہا کہ جب وہ بہار کے گورنر تھے، عابد حسین صاحب یا کسی دوست کا خط واپس ہو گیا کہ مکتوب الیہ کا پتا مکمل نہیں ہے۔ اس لیے اسے Trace نہیں کیا جا سکا۔

اپنے علمی حالات و کوائف سے مطلع فرمائیے۔ آج کل کیا کر رہے ہیں۔ کیا لکھ رہے ہیں۔ سال دو سال کے عرصے میں کیا مضامین لکھے اور کہاں شائع ہوئے۔

قاضی عبدالودود صاحب اور رشید احمد صدیقی کے خطوط مرتب کر رہا ہوں، پہلے بھی کبھی لکھا ہوگا آپ کو ان کے خطوط آپ کے یا آپ کے واقف کاروں میں کسی کے پاس ہوں تو اصل یا عکس ضرور بھیجیے۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی کے خطوط بھی زیر ترتیب ہیں۔ لوگ عام طور پر خطوط کی اہمیت سے واقف نہیں ہیں۔ بعض مرتبہ انسان خطوط میں وہ سب کچھ لکھ دیتا ہے جو عام طور پر اپنے مضامین یا کتابوں میں نہیں لکھتا، بعض لوگوں کے کچھ خطوط معلومات کے لحاظ سے پورے مضمون پر بھاری ہوتے ہیں۔ آپ مجھ سے کس حد تک متفق ہیں؟

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوگا۔ والسلام

مخلص

مختار الدین احمد

(۳)

Nazima Manzil
4/286 Amir Nishan Road,
Dodhpur, Aligarh-202001

علی گڑھ

۱۷/۲/۹۵ء

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب۔ السلام علیکم

کل ہماری زبان (۸ فروری) کا شمارہ ملا۔ آپ کے مضمون سے اکبر الدین صدیقی صاحب کی وفات کی خبر ملی بہت رنج ہوا۔ بڑے نیک اور اچھے انسان تھے، بہت محبت کرنے والے دوست اور اردو کے بڑے کامیاب مصنف، خدا ان کی تربت پر اپنی مغفرت کے پھول برسائے۔

آپ نے ان پر بہت اچھا مضمون لکھا ہے، ہر طرح سے جامع و مانع۔ ان کی سیرت پر بھی روشنی پڑ گئی ہیں اور ان کی تصانیف کے بارے میں بھی معلومات مل جاتی ہیں۔

میں جب حیدرآباد جاتا تو ان سے ملنے کی ضرور کوشش کرتا۔ ان سے خط کتابت بھی تھی۔ جب کسی کتاب کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضرورت ہوتی تو انھیں لکھتا وہ حاصل کرکے بھیج دیتے۔ اب اس ضلع کے لوگ ہم میل خال خال ہیں۔ ان پر تو سب رنگ یا کسی رسالے کا خاص نمبر نکالیے۔ آپ کے مضمون کے تراشے آپ کے مضامین کے فائل کے لئے بھیج رہا ہوں۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب خیرت سے ہیں جاپان سے ان کے خط آتے رہتے ہیں۔

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

مختارالدین احمد

(۴)

Nazima Manzil
4/286 Amir Nishan Road,
Dodhpur, Aligarh-202001

۹۵/۳/۵

مکرمی ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب۔ السلام علیکم

کل شنبہ کی شام کو عقیل صاحب کا لفافہ موصول ہوا۔ آپ کے نام بھی ایک خط ہے جسے کل سوموار کو ڈاک کی سپرد کرر ہا ہوں۔

اکبرالدین صدیقی مرحوم پر آپ کا مضمون پڑھ کر کچھ دن پہلے، ایک خط آپ کو لکھا تھا ملا ہوگا۔ خدا کرے آپ ہر طرح بخیر و عافیت ہوں۔ والسلام

مختارالدین احمد

(۵)

Nazima Manzil
4/286 Amir Nishan Road,
Dodhpur, Aligarh-202001

۹۶/۲/۵

مکرمی ڈاکٹر محمد علی اثر صاحب۔ السلام علیکم

عقیل صاحب کا خط ملا اور آپ کا رقعہ بھی۔ ممنون ہوا۔ آپ کی کتاب ''تحقیقی نقوش'' مجھے نہیں ملی۔ ورنہ ملتے ہی رسید اور شکریہ کا خط بھیجتا۔ آپ کی کتاب تو میرے بڑے کام کی تھی۔ میں بہت شوق سے پڑھتا اور اسے محفوظ رکھتا۔ ڈاک کا حال بہت برا ہے۔

آپ نے ''ادیب'' کا شمارہ جنوری تا جون ۹۵ء طلب کیا ہے، میرے پاس ابھی حال ہی میں آیا ہے، اپنا نسخہ بھیج رہا ہوں، میں پھر مرزا خلیل احمد بیگ صاحب سے منگوالوں گا۔ رسید سے مطلع کیجئے گا۔

علالت کے باوجود آپ تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف ہیں۔ اس اطلاع سے بہت خوشی ہوئی۔ خدا آپ کو صحت دے کہ آپ اپنا ادبی کام اور زبان ذوق و شوق سے کرتے رہیں۔

امید آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

مختارالدین احمد

© rasailojaraid.com